مَن يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّين

جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے (صحیح البخاری 85/4)

تعارفِ مذاہبِ اربعہ (مختصراً)

حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی

مشتملات

- بانیٔ مذہب کا تعارف
- اصولِ استنباط
- مذہب کی مشہور کتب اور ائمہ
- اصطلاحات متعلق بالائمہ
- اصطلاحات متعلق بالکتب
- اصطلاحات متعلق بالفتویٰ

مصنف

میر محمد احمد ملک عطاری

فاضلِ دعوتِ اسلامی / تخصص فی الفقہ / ایم فل علوم اسلامیہ

المذهب الحنفی

حالاتِ بانئ مذہب

نام: حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطیٰ بن ماہ کوفی رضی اللہ عنہ

ولادت: آپ کی ولادتِ باسعادت ۸۰ ہجری میں کوفہ میں ہوئی۔[1]

شرفِ تابعیت:

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت فرمائی[2] اس وجہ سے ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم میں صرف آپ رضی اللہ عنہ کو تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپ رضی اللہ عنہ نے زیارت فرمائی ان میں سے بعض یہ ہیں:[3]

۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ت:۹۳ھ)

۲: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ (ت:۸۷ھ)

۳: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ (ت:۹۱ھ)

۴: حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ (ت:۱۱۰ھ)

اساتذہ:

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینِ عظام رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے اساتذہ کرام کی تعداد بے شمار ہے، جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں[4]:

۱: حماد بن ابی سلیمان رضی اللہ عنہ (ت:۱۲۰ھ)

۲: عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ (ت:۱۱۴)

۳: نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ (ت:۱۱۷ھ)

۴: عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ (ت:۱۲۶ھ)

۵: عامر بن شراحیل شعبی رضی اللہ عنہ (ت:۱۰۳ھ)

۶: طاوس بن کیسان رضی اللہ عنہ (ت:۱۰۶ھ)

---

[1] (تاریخ بغداد ۱۵/۴۵۳) و (مناقب ابی حنیفۃ و صاحبیہ للذھبی ص:۱۳) و (وفیات الاعیان لابن خلکان ۵/۴۰۵)۔

[2] امام اعظم رضی اللہ عنہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کرنے کو علامہ ابن سعد، خطیب بغدادی، بیہقی، ابن جوزی، ابو موسی المدینی، جصاص، قدوری، صمیری، نووی، المزی، ولی عراقی، زین عراقی، ذہبی، ابن حجر عسقلانی، ابن حجر مکی، ابن ناصر الدین دمشقی، ابن عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

[3] (الخیرات الحسان لابن حجر المکی ص:۲۳ و ما بعدھا)۔

[4] (تھذیب الاسماء، 501/2) و (المناقب للکردری، 37/1تا53) و (عقود الجمان، ص187) و (تاریخ بغداد ۱۵/۴۴۵) و (سیر اعلام النبلاء ۶/۳۹۱) و (الاثمار الجنیۃ للقاری ص:۴۵۴) و (الخیرات الحسان للھیتمی، ص:۳۶)۔

تلامذہ:

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار (۱۰۰۰) ہے جن میں بعض مشہور یہ ہیں[5]:

۱: ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۸۲ھ)

۲: محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۸۹ھ)

۳: زفر بن ہذیل رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۵۸ھ)

۴: حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۲۰۴ھ)

۵: حماد بن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۷۶ھ)

۶: عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۸۱ھ)

مصنفات:

آپ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تصنیف و تالیف کا رواج نہیں تھا بلکہ درس و تدریس کا رواج تھا اس لیے آپ رضی اللہ عنہ تقریباً پوری رات عبادت فرماتے اور تقریباً سارا دن درس و تدریس میں گزارتے اس لیے آپ کی تصنیفات کثیر نہیں ہیں البتہ چند کے نام یہ ہیں[6]:

۱: کتاب الآثار[7]

۲: کتاب الصلاۃ

۳: الفقہ الاکبر

۴: العالم والمتعلم

۵: کتاب الوصیۃ

۶: کتاب الرد علی القدریہ

۷: کتاب الفرائض

۸: کتاب الشروط[8]

وفات: آپ رضی اللہ عنہ نے سجدے کی حالت میں ۱۵۰ھ میں ۷۰ سال کی عمر مبارک پا کر بغداد میں وصال فرمایا اور بغداد شریف میں آپ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔[9]

---

[5] (تہذیب الکمال للمزی ۵۰۱/۱۲) و (سیر اعلام النبلاء للذہبی ۳۹۳/۶) و (طبقات الفقہاء للشیرازی ص: ۱۳۴) و (عقود الجمان للصالحی ص: ۸۹)

[6] (الفہرست لابن ندیم ص: ۲۵۱) و (کتاب اعلام الخیار للکفوی، مخطوط ۸۷/ب) و (اخبار ابی حنیفۃ للصیمری ص: ۲، ۶۵، ۶۶، ۷۸، ۸۱) و (مناقب ابی حنیفۃ للمکی ص: ۶۲ وغیرہ) و (مناقب ابی حنیفۃ للکردری ص: ۳۴ وغیرہ) و (تاریخ بغداد ۳۴۲/۱۳) و (الجواہر المضیئہ للقرشی ۶۲۷/۳) و (جامع المسانید للخوارزمی ۳۴/۱) و (اتحاف السادۃ للزبیدی ۱۴/۲) و (المدخل للفقہ للشاذلی ص: ۳۶۶)۔

[7] یہ کتاب دنیا کی باقاعدہ ابواب بندی پر مرتب و مدون کردہ حدیث کی پہلی کتاب ہے اور یہ امام اعظم رضی اللہ عنہ سے تقریباً ۱۶ شاگردوں سے مروی ہے جن میں سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ والی مشہور ہیں۔

[8] اس کے علاوہ وہ کتب جو امام اعظم کے اصحاب و دیگر علماء نے لکھیں جن میں امام اعظم کی روایات و اقوال کو جمع کیا تو وہ بہت زیادہ ہیں مثلاً مسانیدِ امام اعظم جو کہ پندرہ سے زیادہ ہیں اور پندرہ مسانیدِ امام اعظم کو امام محمد بن محمود خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۶۶۵ھ) نے اپنی کتاب "جامع مسانید الامام الاعظم" میں جمع کیا ہے نیز ۲۰ جلدوں پر ایک کتاب "الموسوعۃ الحدیثیۃ لمرویات الامام ابی حنیفۃ" شائع ہوئی ہے جس میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ دس ہزار (۱۰،۰۰۰) سے زیادہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

[9] (البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر ۱۵/۱۰) و (الخیرات الحسان للہیتمی ص: ۷۰) و (مناقب ابی حنیفۃ للذہبی، ص: ۲۶) و (الانتقاء لابن عبد البر، ص: ۱۲۲)۔

طبقاتِ فقہائے احناف[10]

فقہاءِ احناف رحمۃ اللہ علیہم کے سات طبقات ہیں:

۱: مجتہد فی الشرع	۲: مجتہد فی المذہب	۳: مجتہد فی المسائل	۴: اصحابِ تخریج
۵: اصحابِ ترجیح	۶: اصحابِ تمیز	۷: مقلدِ محض	

ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- مجتہد فی الشرع:

وہ مجتہدین جنہوں نے فقہ کے اصول و قواعد کی بنیاد رکھی اور اصول و فروع میں کسی کی تقلید کیے بغیر ادلہ اربعہ (قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس) سے فروعی احکام کا استنباط کیا جیسے آئمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم[11] اور وہ آئمہ کہ جو اس معاملے میں ان کے نقش قدم پر چلے جیسے امام سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام ابن ابی لیلی، امام اسحاق بن راہویہ، امام شعبی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم۔

2- مجتہد فی المذہب:

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وہ تلامذہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقررہ کردہ اصولوں کے مطابق ادلہ اربعہ[12] سے احکام کا استنباط کرنے پر قادر ہیں، ان اصحاب نے اگرچہ بعض جزئیات میں امام اعظم رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا ہے مگر اکثر قواعد میں یہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے ہیں، جیسے امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن بن زیاد وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم۔

3- مجتہد فی المسائل:

وہ فقہاء کہ جو اصول و فروع میں امام اعظم رضی اللہ عنہ سے اختلاف پر قادر نہیں، لیکن جن مسائل میں امام اعظم رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب رحمۃ اللہ علیہم سے کوئی نص (صریح عبارت) موجود نہ ہو، ان میں آپ کے مقررہ کردہ اصول و ضوابط کے مطابق احکام کا استنباط کر سکتے ہیں جیسے امام خصاف، امام ابو جعفر طحاوی، امام شمس الائمہ سرخسی، امام ابو الحسن کرخی، امام شمس الائمہ حلوانی، امام فخر الاسلام بزدوی، اور امام قاضی خان وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم۔

4- اصحابِ تخریج:

وہ فقہاء کہ جو اجتہاد کی بالکل صلاحیت نہیں رکھتے، مگر چونکہ یہ فقہاء، مذہب کے تمام اصول و ضوابط اور مسائل کے ماخذ کو مکمل طور پر جاننے والے ہوتے ہیں، اس لئے وہ اپنی خداداد صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے اصول و ضوابط میں گہری نظر و فکر کے ذریعے اور فروعی مسائل میں ان کی امثال اور نظائر پر قیاس کر کے صاحبِ

---

[10] یہ تقسیم علامہ ابن کمال پاشا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ان کی کتاب "طبقات المجتہدین" اور "اعلام الاخیار للکفوی" اور "شرح عقود رسم المفتی لابن عابدین الشامی"۔

[11] یعنی امام اعظم، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم۔

[12] یعنی قرآن، سنت، اجماع اور قیاس۔

مذہب[13] یا ان کے مجتہد تلامذہ میں سے، کسی سے منقول مجمل قول کی تفصیل یا مختلف احتمال رکھنے والے حکم کی تعیین کرنے کی قدرت وصلاحیت رکھتے ہیں جیسے امام رازی اور ان کے ہم مرتبہ فقہاء رحمۃ اللہ علیہم۔

5- اصحابِ ترجیح:

وہ فقہاء کہ جو بعض روایات کو دوسری روایات پر ترجیح دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ھذا اولی، ھذا اصح روایۃ، ھذا اوضح، ھذا اوفق للقیاس، ھذا ارفق للناس جیسا کہ صاحبِ ہدایہ اور صاحبِ قدوری وغیرھما رحمۃ اللہ علیہم۔

6- اصحابِ تمییز:

وہ فقہاء کہ جو اقویٰ، قوی اور ضعیف اقوال کے مابین اور ظاہر الروایہ اور نادر الروایہ کے درمیان فرق کرنے پر قادر ہوتے ہیں، جیسے متونِ معتبرہ[14] (کنز، مختار، وقایہ اور مجمع وغیرہ) کے مصنفین رحمۃ اللہ علیہم، یہ فقہاء اپنی کتابوں میں مرجوح اقوال اور ضعیف روایات نقل نہیں فرماتے۔

7- مقلدینِ محض:

وہ فقہاء کہ جو ماقبل مذکور باتوں میں سے کسی پر قادر نہیں ہوتے، وہ صرف یہ کر سکتے ہیں کہ تمام اقوال کو ایک جگہ جمع کر دیں۔[15]

اصولِ استنباط[16]

۱: قرآن	۲: سنت	۳: اجماع	۴: قیاس	۵: استحسان
۶: عرف	۷: قولِ صحابی	۸: شرع من قبلنا[17] (پچھلی شریعتیں)		

مشہور کتبِ مذہب

۱: **مختصر القدوری**　از علامہ ابو الحسن احمد بن محمد قدوری رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۴۲۸ھ)

۲: **کنز الدقائق**　از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۷۱۰ھ)

۳: **المبسوط**[18]　از شمس الائمہ محمد بن احمد بن سہل سرخسی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۴۸۳ھ)

---

[13] صاحب مذہب اس امام کو کہا جاتا ہے جو اس کا موسس وبانی ہو جیسے فقہ مالکی میں صاحب مذہب امام عالم المدینہ مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

[14] متونِ معتبرہ سے مراد وہ معتبر کتابیں ہیں جن میں فقہ حنفی کا متن لکھا گیا ہے۔

[15] فی زمانہ اکثر فقہاء وعلماء اسی درجے میں آتے ہیں۔

[16] اس سے مراد وہ دلائل، ذرائع اور مآخذ ہیں جن کو استعمال میں لاتے ہوئے شرعی مسائل کا حل نکالا جاتا ہے۔ دیکھیں: اصول فقہ حنفی کی کتب۔

[17] انظر: (نور الانوار ص: ۷) و (تاسیس النظر ص: ۹۹) و (المدخل الی مذہب ابی حنیفۃ ص: ۱۱۸)۔

۴:**بدائع الصنائع** از علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۵۸۷ھ)

۵:**الھدایہ**[19] از علامہ ابوالحسن برہان الدین علی بن ابو بکر فرغانی مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۵۹۳ھ)

۶:**فتح القدیر**[20] از علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ (ت:۸۶۱ھ)

۷:**البحر الرائق شرح کنز الدقائق** از علامہ زین الدین بن ابراہیم المعروف ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۹۷۰ھ)

۸:**المحیط البرہانی فی فقہ النعمانی** از علامہ ابوالمعالی برہان الدین محمد بن احمد المعروف ابن مازہ رحمۃ اللہ علیہ (ت:۶۱۶ھ)

۹:**ردالمحتار حاشیہ در مختار**[21] از علامہ محمد امین بن عمر المعروف ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۲۵۲ھ)

۱۰:**الفتاویٰ الہندیہ**[22] از جماعتِ علمائے احناف رحمۃ اللہ علیہم۔[23]

احناف کے متونِ معتبرہ

1۔البدایۃ **2مختصر القدوری** **3المختار** **4۔النقایۃ** **5۔الوقایۃ** **6۔الکنز** **7۔الملتقی**

مبسوطاتِ حنفیہ[24]

احناف کی بہت سی مبسوطات ہیں:

1- مبسوط ابو یوسف 2- مبسوط امام محمد (جو اصل کے نام سے مشہور ہے۔) 3- مبسوط جرجانی

18مبسوط سرخسی دراصل امام حاکم شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الکافی" کی شرح ہے اور امام حاکم شہید کی کتاب "الکافی" امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی چھ کتبِ ظاہر الروایہ کی جامع ہے تو یوں مبسوط سرخسی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہر الروایہ چھ کتابوں کی شرح ہوئی۔

19ہدایہ دراصل مصنف کی اپنی کتاب "بدایۃ المبتدی" کی شرح ہے اور "بدایۃ المبتدی" مختصر القدوری اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "جامع صغیر" کی جامع ہے۔

20فتح القدیر "ہدایہ" کی بہترین شروحات میں سے ایک ہے لیکن اس کی تکمیل سے پہلے اس کے مصنف دنیا سے رخصت ہوگئے پھر اسے علامہ شمس الدین احمد بن قودر المعروف قاضی زادہ رحمۃ اللہ علیہ نے مکمل کیا۔

21ردالمحتار المعروف فتاویٰ شامی، دراصل در مختار از علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۰۸۸ھ) پر حاشیہ ہے اور "در مختار" دراصل تنویر الابصار از علامہ تمر تاشی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۰۰۴ھ) کی شرح ہے۔

22یہ فتاویٰ عالمگیری کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ فتاویٰ مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر نے علمائے احناف کی ایک جماعت تشکیل دے کر آٹھ سال کے عرصے میں لکھوایا۔

23اس کے علاوہ اردو زبان میں فقہ حنفی کی بہترین کتب میں فتاویٰ رضویہ از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور "بہارِ شریعت" از صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

24یعنی علمائے احناف کی وہ کتب جن کا نام مبسوط ہے۔

4- مبسوط خواہر زادہ　　5- مبسوط شمس الائمہ حلوانی　　6- مبسوط ابو یسر بزدوی

7- مبسوط علی بزدوی　　8- مبسوط ناصر الدین سمرقندی　　9- مبسوط ابولیث نصر بن محمد

10- مبسوط سرخسی[25]

اصطلاحات متعلق بالائمہ[26]:

۱: **امام اعظم**　　(اس سے مراد امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں)[27]

۲: **امام ثانی**　　(اس سے مراد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۳: **امام ربانی / محمد**　　(اس سے مراد امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۴: **شیخین**　　(اس سے مراد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۵: **طرفین**　　(اس سے مراد امام اعظم رضی اللہ عنہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۶: **صاحبین**　　(اس سے مراد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۷: **شمس الائمہ**　　(اس سے مراد امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۸: **فخر الاسلام**　　(اس سے مراد علامہ علی بن محمد بزدوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۹: **مفتی ثقلین**　　(اس سے مراد امام ابو حفص عمر بن محمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۱۰: **محقق علی الاطلاق**　　(اس سے مراد علامہ کمال ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۱۱: **ملک العلماء**　　(اس سے مراد علامہ علاء الدین کاسانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

[25] دیکھیں تلخیص شرح عقود رسم المفتی از: اخی و رفیقی مفتی حماد حنیف صاحب، دار الافتاء اہلسنت لاہور۔

[26] دیکھیں: "الفوائد البیھیة فی تراجم الحنفیة للکنوی" اور "الفتح المبین فی حل رموز و مصطلحات الفقھاء و الاصولیین للحفناوی" اور "مقدمة عمدة الرعایة"۔

[27] (غمز عیون البصائر ،المقدمة:۳۸/۱)و(حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص:۱۲۳)

۱۲: امام الہدیٰ (اس سے مراد فقیہ ابولیث ثمرقندی رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۱۳: سلف (اس سے مراد امام اعظم رضی اللہ عنہ سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تک ائمہ ہیں)[28]

۱۴: خلف (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر شمس الائمہ حلوانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۴۸ھ) تک کے ائمہ ہیں)

۱۵: متاخرین (شمس الائمہ حلوانی رحمۃ اللہ علیہ سے حافظ الدین کبیر بخاری رحمۃ اللہ علیہ (ت:۶۹۳ھ) تک کے ائمہ ہیں)

۱۶: مشائخ (وہ ائمہ احناف رحمہم اللہ جنہوں نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے تلامذہ کو نہیں پایا)[29]

اصطلاحات متعلق بالکتب:

۱: ظاہر الروایہ / مسائل الاصول: اس سے مراد وہ مسائل ہیں جو امام اعظم رضی اللہ عنہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ سے، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی گئی ان چھ کتابوں میں مذکور ہیں، (الاصل، جامع کبیر، جامع صغیر، سیر کبیر، سیر صغیر، زیادات)[30]

۲: نادر الروایہ: اس سے مراد ہمارے ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ سے منقول وہ مسائل ہیں جو ظاہر الروایہ کے علاوہ کتب میں ہوں۔ جیسے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ چھ کتب کے علاوہ کتب[31] یا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ ائمہ احناف کی کتب[32]۔

۳: مسائل الفتاویٰ / نوازل / واقعات: اس سے مراد وہ مسائل ہیں جن کے بارے میں متقدمین علماء کی کوئی صراحت موجود نہیں تھی تو متاخرین علماء[33] نے اپنے ائمہ کے اصول و فروع کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا جواب دیا جیسے: کتاب النوازل از فقیہ ابولیث ثمرقندی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۳۷۵ھ)۔

۴: الاصل: اس سے مراد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب المبسوط ہے۔[34]

---

[28] متقدمین سے بھی غالباً یہی مراد ہوتے ہیں۔

[29] (رد المحتار لابن عابدین الشامی: ۳۷۹/۴)

[30] ان کو ظاہر الروایہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ثقہ راویوں سے منقول ہیں اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بطریقِ شہرت و تواتر ثابت ہیں۔

[31] جیسے: کیسانیات، رقیات، ہارونیات، جرجانیات وغیرہ۔

[32] جیسے: "الامالی" از امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور "المجرد" از امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ۔

[33] مثلاً: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ و امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد مثلاً امام ابن رستم، ابن سماعہ، ابو سلیمان جوزجانی، ابو حفص بخاری رحمہم اللہ ... اسی طرح محمد بن مسلمہ، محمد بن مقاتل، نصر بن یحییٰ، قاسم بن سلام رحمہم اللہ۔

۵: الکتاب جب یہ مطلق بولا جائے تو اس سے مراد مختصر القدوری ہوتی ہے۔[35]

۶: المبسوط جب یہ مطلق بولا جائے تو اس سے مراد مبسوط سرخسی ہوتی ہے۔

اصطلاحات متعلق بالاحکام

۱: فرض جو دلیل قطعی[36] سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔[37]

۲: فرضِ کفایہ وہ فرض جو کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوتے ہیں۔[38]

۳: واجب وہ جس کا ضروری ہونا دلیلِ ظنی[39] سے ثابت ہو۔[40]

۴: سنتِ موکدہ وہ ہے جس کو حضور پاک ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو، لیکن بیانِ جواز[41] کے لیے کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔[42]

۵: سنتِ غیر موکدہ وہ جس کو حضور پاک ﷺ نے ہمیشہ نہ کیا ہو اور نہ اس کو کرنے کی تاکید فرمائی لیکن شریعت نے اس کے نہ کرنے کو ناپسند جانا ہو اور آپ ﷺ نے وہ عمل کبھی کیا ہو۔[43]

۶: مستحب وہ جو شریعت کو پسند ہو مگر ترک پر ناپسندیدگی نہ ہو، برابر ہے کہ وہ عمل نبی کریم ﷺ نے خود کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو یا علماء نے اسے پسند کیا ہو[44]

۷: مباح جس کو کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر گناہ نہ ہو یعنی جس کا کرنا نہ کرنا برابر ہو۔[45]

---

[34] مقدمۃ عمدۃ الرعایہ ص:۹۔

[35] "قواعد الفقہ "از مفتی عمیم الاحسان مجددی برکاتی رحمۃ اللہ علیہ ص:۴۳۹۔

[36] (دلیل قطعی سے مراد وہ ہے جس کا ثبوت قرآن پاک یا حدیثِ متواتر سے ثابت ہو۔ از: فتاویٰ فقیہ ملت ۱/۲۰۴)

[37] (فتاویٰ فقیہ ملت ۱/۲۰۳)

[38] (وقار الفتاویٰ از مفتی وقار الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، ۲/۵۷)

[39] (دلیلِ ظنی سے مراد وہ ہے جس کا ثبوت قرآن یا حدیثِ متواتر سے نہ ہو بلکہ حدیثِ خبرِ واحد یا محض اقوالِ ائمہ سے ہو۔ از: فتاویٰ فقیہ ملت ۱/۲۰۴)

[40] (فتاویٰ فقیہ ملت ۱/۲۰۴)

[41] یعنی اس بات کو بیان کرنے کے لیے کہ اس کو چھوڑنا حرام نہیں ہے۔

[42] (مرجعِ سابق)

[43] (بہارِ شریعت ۱/۲۸۳)

[44] (المرجع السابق)

۸:حرامِ قطعی جس کی ممانعت دلیلِ قطعی (یقینی) سے لزوماً ثابت ہو (یہ فرض کا مقابل ہے)

۹:مکروہ تحریمی جس کی ممانعت دلیلِ ظنی سے لزوماً ثابت ہو (یہ واجب کا مقابل ہے)

۱۰:اساءت وہ ممنوعِ شرعی جس کی ممانعت کی دلیل حرام اور مکروہِ تحریمی جیسی تو نہیں مگر اس کا کرنا برا ہے (یہ سنت موکدہ کے مقابل ہے)[46]

۱۱:مکروہِ تنزیہی وہ عمل جسے شریعت ناپسند رکھے مگر اس کو کرنے پر عذاب کی وعیدنہ ہو (یہ سنت غیر موکدہ کے مقابل ہے)

۱۲:خلافِ اولیٰ وہ عمل جس کا نہ کرنا بہتر ہو (یہ مستحب کے مقابل ہے)

ے:ینبغی متاخرین علماء کے نزدیک اس سے مراد مستحب ہے اور متقدمین کے نزدیک یہ عام ہے یعنی کبھی اس سے مراد مستحب ہوتا ہے کبھی واجب[47].

اصطلاحات متعلق بالترجیح[48]

(وعلیہ الفتویٰ)و(وبہ یُفتیٰ)و(وبہ نأخذ)و(وعلیہ الاعتماد)و(وعلیہ عمل الیوم)و(وھو الصحیح)و(وھو الاصح)و(وھو الظاہر)و(وھو الاظھر)و(وھو المختار)و(وعلیہ فتویٰ مشایخنا)و(وھو الاشبہ)و(وھو الاوجہ)[49]

---

[45](المرجع السابق)

[46](یہ اصطلاح امامِ اہلسنت حضرت احمد رضاخان صاحب کی بیان کردہ ہے۔ دیکھیں: فتاویٰ رضویہ جلد ۱)

[47](رد المحتار لابن عابدین الشامی: ۳۹۹/۲)

[48]اس سے مراد وہ اصطلاحات ہیں جو مختلف اقوال میں سے راجح اور مفتیٰ بہ قول پر دلالت کرتی ہیں یعنی جب کسی مسئلہ میں دو قول موجود ہوں اور ان میں سے کسی ایک قول کی مندرجہ ذیل الفاظ سے میں کسی لفظ کے ساتھ تصحیح کی گئی ہو، تو وہی راجح ہو گا اور اسی پر عمل کیا جائے گا۔

[49]بعض الفاظ بعض سے زیادہ موکد ہیں، جیسے الفتوی کا لفظ الصحیح، الاصح، الاشبہ سے موکد ہے، اور بہ یفتی کا لفظ الفتوی علیہ سے موکد ہے، اور احوط، احتیاط سے موکد ہے، اور الاصح، صحیح سے موکد ہے دیکھیں: شرح عقود رسم المفتی للشامی۔

المذہب المالکی

حالاتِ بانی مذہب

نام: امام ابو عبد اللہ مالک ابن انس بن مالک[50] الاصبحی المدنی رحمۃ اللہ علیہ۔[51]

ولادت: ۹۳ھ[52]۔

اساتذہ:[53]

۱: نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ (ت:۱۱۷ھ)
۲: محمد بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۲۴ھ)
۳: محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۳۰ھ)
۴: یحییٰ بن سعید انصاری رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۴۳ھ)
۵: ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۴۵ھ)
۶: عبد اللہ بن یزید ابن ہرمز رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۴۸ھ)[54]

تلامذہ:[55]

۱: محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۸۹ھ)[56]
۲: عبد الرحمٰن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۹۱ھ)
۳: اشہب بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۰۴ھ)
۴: عبد الملک بن ماجشون رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۱۴ھ)
۵: عبد اللہ بن مَسلمہ قعنبی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۲۱ھ)
۶: یحییٰ بن یحییٰ لیثی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۳۴ھ)[57]

---

[50] امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے والد انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ صحابی نہیں ہیں بلکہ تبع تابعی ہیں، اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دادا حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ (ت:۹۴ھ) کبار تابعین میں سے تھے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وغیرہ جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کے شاگرد تھے۔

[51] (سیر اعلام النبلاء ۴۸/۸) و (ترتیب المدارک للقاضی عیاض ۱۰۴/۱) و (ارشاد السالک الی مناقب مالک لابن المبرد ص:۱۴۲) و (الانساب للسمعانی ۲۷۰/۲)۔

[52] (تزیین الممالک بمناقب الامام مالک للسیوطی ص:۲۰)

[53] دیکھیں: (اسماء شیوخ مالک بن انس لابن خلفون) اور (مناقب الائمۃ الاربعۃ لابن عبد الهادی ص:۷۹)

[54] ان سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً ۱۳ سال علم حاصل کیا۔

[55] (الانتقاء لابن عبد البر مالکی ص:۹۲ تا ۱۱۳)۔

[56] امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد تین سال تک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی علم حاصل کیا اور موطا کی روایت کی اور یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصیت ہے کہ آپ دو مجتہدین کے شاگرد اور دو مجتہدین کے استاد ہیں۔

[57] اس وقت دنیا میں موطا مالک کا مشہور ترین نسخہ انہی سے مروی ہے۔

مصنفات:[58]

۱:موطاامام مالک[59] ۲:کتاب التفسیر لغریب القرآن ۳:رسالہ فی الاقضیہ ۴:رسالہ اجماع اھل المدینہ

وفات: ۱۷۹ھ میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایااور جنت البقیع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے۔[60]

اصول استنباط:[61]

۱:قرآن ۲:سنت ۳:اجماع ۴:قیاس ۵:عمل اہلِ مدینہ ۶:قول صحابی

۷:شرع من قبلنا ۸:مصلحتِ مرسلہ ۹:استحسان ۱۰:سد الزرائع ۱۱:استصحاب

مشہور کتبِ مذہب

۱:الموطا — از:امام دار الہجرۃ،عالم المدینہ مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۷۹ھ)

۲:المدونۃ الکبریٰ[62] — از:امام سحنون بن سعید تنوخی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۴۰ھ)

۳:عیون الادلہ — از:ابو الحسن علی بن عمر المعروف ابن القصار رحمۃ اللہ علیہ (ت:۳۹۸ھ)

۴:الجامع لمسائل المدونہ[63] — از:علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ الصقلی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۵۱ھ)

۵:التمہید لمافی الموطا من المعانی والاسانید — از:علامہ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف ابن عبد البر مالکی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۶۳ھ)

---

[58] (ترتیب المدارک ۱/۱۹۱،۲۰۴)و(الدیباج المذہب ۱/۱۲۵)

[59] یہ دنیامیں حدیث کی اعلیٰ ترین کتب میں سے ایک ہے اورامام اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب الآثار کے بعد دنیامیں باقاعدہ ابواب پر مرتب ومدون کردہ پہلی حدیث کی کتاب ہے۔اس بارے میں مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیں شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "بستان المحدثین"ص:۱۱سے ۵۰تک۔

[60] (ترتیب المدارک ۱/۲۴۷)۔

[61] انظر:(احکام الفصول للباجی ص:۳۵۵)و(شرح تنقیح الفصول ۲/۶۲)و (ترتیب المدارک ۱/۹۵)و(تقریب الوصول لابن جزی:ص:۳۳۵)

[62] اس کتاب میں امام سحنون رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کی فقہی آراء کو جمع کیاہے،اس میں مسائل کی تعداد تقریباً ۶۲۰۰ ہے،موطامالک کے بعد فقہائے مالکیہ کے ہاں یہ سب سے معتبر ترین کتاب ہے۔

[63] یہ ۲۴جلدوں پر مشتمل فقہ مالکی کی اہم ترین کتب میں سے ایک ہے یہاں تک کہ اس کو مالکیہ کے ہاں صحتِ مسائل کی وجہ سے "مصحفِ مذہب"یعنی فقہ مالکی کا قرآن کہاجاتاہے۔

٦:المنتقیٰ شرح الموطا　　　از:علامہ ابو الولید سلیمان بن خلف الباجی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۷۴ھ)

٧:الذخیرۃ[64]　　　از:علامہ ابو العباس احمد بن ادریس قرافی رحمۃ اللہ علیہ (ت:٦٨۴ھ)

٨:مختصر خلیل　　　از:علامہ خلیل بن اسحاق مالکی رحمۃ اللہ علیہ (ت:٧٧٦ھ)

٩:شرح الزرقانی علی مختصر جلیل　　　از:علامہ عبد الباقی بن یوسف بن احمد زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:١٠٩٩ھ)

١٠:حاشیۃ الصاوی علی شرح الصغیر　　　از:علامہ ابو العباس احمد بن محمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (ت:١٢۴١ھ)

اصطلاحات متعلق بالائمہ

١:اخوان　　　(اس سے مراد مطرف بن عبد اللہ اور ابن ماجشون رحمۃ اللہ علیہما ہیں)

٢:الاستاذ　　　(اس سے مراد ابو بکر طرطوشی رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

٣:الامام　　　(اس سے مراد ابو عبد اللہ مازری رحمۃ اللہ علیہ ہیں)

۴: شیخین　　　(اس سے مراد ابن ابی زید قیروانی اور ابن القابسی رحمۃ اللہ علیہما ہیں)

۵: عراقیون　　　(اس سے مراد احناف ہیں)

٦: قاضیان　　　(اس سے مراد ابن القصار اور عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہما ہیں)

٧:متقدمین　　　(اس سے مراد ابن ابی زید رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے کے ائمہ مالکیہ ہیں)

٨: متاخرین:　　　(اس سے مراد ابن ابی زید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بعد کے علمائے مالکیہ ہیں)

٩:المصریون　　　(اس سے مراد ابن القاسم، اشہب، اصبغ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ ہیں)

---

[64] یہ ١۴ جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے جس میں اس کے مصنف نے علمائے مالکیہ کی تقریباً ۴٠ کتب کو جمع کیا ہے۔

۱۰:المغاربہ (اس سے مراد ابن ابی زید، ابن القابسی، ابن اللباد، الباجی، ابن العربی، ابن عبد البر، ابن رشد، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ ہیں)

اصطلاحات متعلق بالکتب

۱:الام / الکتاب (المدونۃ الکبریٰ)

۲:الامہات (المدونۃ، الموازیہ، العتبیہ، الواضحہ)

۳:الدواوین (مذکورہ چار امہات، مبسوط للقاضی اسماعیل اور مجموعہ لابن عبدوس)

۴:المص / الاصل (مختصر خلیل)

اصطلاحات متعلق بالترجیح والتشہیر

۱:**الاتفاق** (صرف مالکی علماء کا اتفاق) ۲:**الاجماع** (تمام امت کے ائمہ کرام کا اتفاق) ۳:**المشہور** (جس کے قائلین کثیر ہوں)

۴،۵:**الراجح / الصحیح** (جس کی دلیل قوی ہو) ۶:الظاہر (جس میں نص نہ ہو مگر دلیل یا مذہب سے ثابت ہو) ۷:**الاظہر** (جس کی دلیل واضح ہو اور کوئی شبہ باقی نہ رہے)

۸:**المذہب** (امام مالک اور ان کے بعد کے ائمہ کی اجتہادی آراء) اور عند المتاخرین (جس پر فتویٰ ہو)

۹:**المعروف** (جو امام مالک یا ان کے اصحاب سے ثابت ہو) ۱۰:**المنکر** (جس کی نسبت امام مالک یا ان کے اصحاب سے ثابت نہ ہو)

۱۰:**المفتیٰ بہ، مابہ الفتویٰ** (قولِ راجح یا مشہور جس سے عدول جائز نہیں) ۱۱:**الاحسن** (جس کو امام مالک نے اچھا سمجھا ہو)

المذهب الشافعي

تعارفِ بانی مذہب

نام: امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ[65]

ولادت: ۱۵۰ھ[66]

اساتذہ:

۱: امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۷۹ھ)

۲: امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۸۹ھ)[67]

۳: وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۹۷ھ)

۴: سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۹۸ھ)

۵: مسلم بن خالد الزنجی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۷۹ھ)

۶: اسماعیل بن ابراہیم المعروف ابن عُلَیہ رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۹۳ھ)

تلامذہ:[68]

۱: حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۲۴۱ھ)

۲: اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۲۳۸ھ)

۳: ابو ثور ابراہیم بن خالد کلبی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۲۴۰ھ)

۴: ابو علی حسین بن علی کرابیسی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۲۴۸ھ)

۵: ابو علی حسن بن محمد زعفرانی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۲۶۰ھ)

۶: امام اسماعیل بن یحییٰ مزنی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۲۶۴ھ)

---

[65] (آداب الشافعی و مناقبہ لابن ابی حاتم ص: ۳۸) و (توالی التاسیس لابن حجر ص: ۵۰)

[66] یہ وہی سال ہے جس میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا۔ دیکھیں: (مناقب الامام الشافعی للبیہقی ۱/۷۲)

[67] امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بعد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے استاد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے کثیر علم حاصل کیا اور بہت متاثر ہوئے نیز امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے کثیر فضائل بھی امام شافعی سے منقول ہیں اسی طرح امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے فضائل بھی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہیں۔ دیکھیں: (انتقاء لابن عبد البر ص: ۱۱۹) و (اخبار ابی حنیفۃ للصیمری ص: ۱۲۸) و (آداب الشافعی لابن ابی حاتم ص: ۷۸) و (مناقب الشافعی للبیہقی ۱/۱۰۴)۔

[68] توالی التاسیس لابن حجر ،

تصانیف:[69]

۱:کتاب الام	۲:کتاب الرسالہ	۳:اختلاف الحدیث	۴:کتاب الحجۃ
۵:کتاب السنن[70]	۶:مسند امام شافعی[71]	۷:کتاب سیر الاوزاعی	

اصول استنباط:[72]

۱:قرآن	۲:سنت	۳:اجماع	۴:قول صحابی	۵:قیاس

مشہور کتبِ مذہب

۱:امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب (جن کا ذکر پہلے گزر چکا)

۲:کتاب المختصر للمُزنی[73]	از:امام اسماعیل بن یحییٰ مزنی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۶۴ھ)[74]
۳:المھذب فی فقہ الامام الشافعی	از:علامہ ابو اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۷۶ھ)
۴:الوسیط فی المذہب	از:امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۵۰۵ھ)[75]
۵:العزیز شرح العزیز[76]	از:علامہ ابو القاسم عبد الکریم رافعی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۶۲۳ھ)

---

[69] آپ رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے اولین مصنفین میں سے ایک ہیں، آپ کی کتب ۱۵۰ سے زائد بتائی جاتی ہیں۔ دیکھیں:(شذرات الذھب ۲/۱۰)و(تھذیب الاسماء واللغات ۱/۵۳)و(توالی التاسیس ص:۷۷)و(المدخل للدکتور القواسمی ص:۱۹۱ الی ۲۴۰)۔

[70] یہ کتاب آپ کے شاگرد حرملہ بن یحییٰ مصری رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۴۳ھ) سے مروی ہے۔

[71] یہ کتاب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی تصنیف نہیں ہے بلکہ آپ کے تلامذہ نے آپ کی روایات کو ان کی کتب وغیرہ سے جمع کیا۔ اس کی تفصیل حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "معجم المفہرس ص:۳۹، اور علامہ کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب "الرسالۃ المستطرفہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

[72] (کتاب الام للشافعی ۲/۲۶)و(کتاب الرسالہ للشافعی)و(آداب الشافعی لابن ابی حاتم)و(مناھج التشریع الاسلامی للبلتاجی، ص:۴۹۱)

[73] اس میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الام" کا اختصار ہے اور بعد کے علمائے شافعیہ کا اسی پر اعتماد ہے۔

[74] یہ حضرت امام ابو جعفر طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۳۲۱ھ) صاحبِ شرح معانی الآثار کے ماموں ہیں۔

[75] صاحبِ احیاء العلوم۔

[76] یہ "الشرح الکبیر" کے نام سے معروف ہے اور ۱۳ جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب ہے۔

۶: کتاب منہاج الطالبین　　از: امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۶۷۶ھ)

۷: تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج　　از: امام ابو العباس احمد بن محمد المعروف ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۹۷۴ھ)[77]

۸: مغنی المحتاج　　از: علامہ شمس الدین محمد بن احمد خطیب شیرینی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۹۷۷ھ)

۹: الحاوی الکبیر[78]　　از: امام ابو الحسن علی بن محمد ماوردی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۵۰ھ)

۱۰: نہایۃ المطلب　　از: امام الحرمین عبد الملک الجوینی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۷۸ھ)

۱۱: کتاب المجموع[79]　　از: امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۶۷۶ھ)

۱۲: الفتاویٰ الکبریٰ　　از: امام ابو العباس احمد بن محمد المعروف ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۹۷۴ھ)

۱۳: فتاویٰ الرملی[80]　　از: امام شہاب الدین احمد بن حمزہ انصاری رملی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۹۵۷ھ)

اصطلاحات متعلق بالائمہ[81]

۱: الامام　　(امام الحرمین الجوینی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۷۸ھ)

۲: القاضی　　(القاضی حسین یعنی ابو علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۶۲ھ)

۳: شیخین　　(امام عبد الکریم رافعی (ت:۶۲۴ھ) اور امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (۶۷۶ھ) رحمۃ اللہ علیہما

۴: شیوخ　　(رافعی و نووی و سبکی) رحمۃ اللہ علیہم

۵: قاضیان　　(عبد الواحد رویانی (ت:۵۰۱ھ) اور ابو الحسن ماوردی (ت:۴۵۰ھ) رحمۃ اللہ علیہما

---

[77] آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ و حدیث و عقائد وغیرہ پر بہترین کتب تصنیف فرمائیں، آپ رحمہ اللہ کی کتاب "الخیرات الحسان . . ." حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب پر مشہور ہے۔

[78] یہ ۱۹ جلدوں پر مشتمل فقہ شافعی کا عظیم ذخیرہ ہے۔

[79] یہ کتاب اس وقت ۲۰ جلدوں پر مشتمل دار الفکر سے مطبوع موجود ہے مگر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کو مکمل کرنے سے پہلے دارِ فانی سے کوچ فرما گئے اور آپ نے اسے کتاب البیوع تک لکھا جو ۱۰ جلدوں تک جا پہنچی، تو آپ کے بعد امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۷۵۶ھ) نے مزید ۳ جلدوں کے اضافے میں اس کا تکملہ لکھا مگر آپ بھی اسے مکمل نہ کر سکے تو آپ کے بعد دیگر علماء نے اس پر کام کیا اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا جس کی تفصیل المجموع کے مقدمہ میں موجود ہے۔

[80] یہ فتاویٰ امام احمد رملی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے شمس الدین محماد نے جمع کیا۔

[81] انظر: (الفوائد المکیۃ للکردی ص:۴۴) و (الخزائن السنیۃ لعبد القادر الاندونیسی ص:۲۸)

اصطلاحات متعلق بالکتب

۱:القول القدیم　　　(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مصر آنے سے قبل کا قول)[82]

۲:القول الجدید　　　(مصر آنے کے بعد کا قول)

۳:الاقوال　　　(اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مختلف اقوال ہیں)[83]

۴:الطرق　　　(اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ مذہبِ شافعی کو بیان کرنے میں علمائے شافعیہ کے اقوال مختلف ہیں)[84]

۵:حاصل الکلام　　　(اس سے اجمالی کلام کے بعد تفصیلی کلام بیان کیا جاتا ہے)

۶:محصل الکلام　　　(اس سے تفصیلی کلام کے بعد اجمالی کلام بیان کیا جاتا ہے)

۷:قال بعض العلماء　　　(یہ تب کہا جاتا ہے جب وہ عالم حیاتِ ظاہری سے متصف ہو اور اگر وہ وفات پا چکا ہو تو ان کا نام ذکر کیا جاتا ہے)

اصطلاحات متعلق بالترجیح والاختیار:

۱:المذہب　　　(یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس مسئلہ میں اصحابِ شافعی کے درمیان اختلاف ہے اور یہ راجح اور مفتٰی بہ ہے)[85]

۲:النص　　　(یہ اس بات پر دلیل ہے کہ یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال میں سے ہے اور یہی راجح ہے)[86]

اسی طرح (الاصح) و (الصحیح) و (الراجح) و (الاظہر) و (المشہور)... یہ سب ترجیح و تصحیح پر دلالت کرتے ہیں۔[87]

---

[82] امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں مصر آنے سے پہلے جو مسائل بیان کیے تھے مصر آنے کے بعد بہت سارے اقوال سے رجوع کیا اس لیے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے مسائل میں دو قول ہوتے ہیں۔(المجموع للنووی ۱۰۲/۱)

[83] (سلم المتعلم المحتاج للاھدل ص:۳۶)

[84] (المدخل ص:۴۷۶)

[85] (روضۃ الطالبین للنووی ۶/۱)و(الفوائد المکیۃ ص:۴۶)

[86] (نہایۃ المحتاج للرملی ۳۹/۱)

[87] دیکھیں:(روضۃ الطالبین للنووی)و(نہایۃ المحتاج للرملی)و(الفوائد المکیۃ)و(سلم المتعلم المحتاج للاھدل)و(مغنی المحتاج للخطیب الشربینی)۔

المذهب الحنبلي

تعارفِ بانی مذہب

نام: امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ۔[88]

ولادت: آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ: [89]

۱: امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۸۲ھ)[90]

۲: وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۹۷ھ)

۳: سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۹۸ھ)

۴: امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۰۴ھ)

۵: عبد الرزاق بن ہمام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ (۲۱۱ھ)[91]

۶: یحییٰ بن مَعین رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۳۳ھ)[92]

تلامذہ:

۱: عبد الرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۹۸ھ)

۲: محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۵۶ھ)[93]

۳: مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۶۱ھ)[94]

۴: ابو داود سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۷۵ھ)[95]

۵: امام ابو زرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۶۴ھ)

۶: عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۹۰ھ)

---

[88] آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف ملاحظہ فرمائیں ان کتب میں: (سیرۃ الامام احمد بن حنبل لصالح بن احمد)و(تاریخ بغداد ۴/۴۱۲)و(مناقب الامام احمد بن حنبل لابن الجوزی)و(سیر اعلام النبلاء للذہبی ۱۱/۱۷۷)و(المقصد الارشد فی ذکر اصحاب الامام احمد للبرہان ابن مفلح)و(تہذیب الکمال للمزی ۱/۴۳۷)۔

[89] (مناقب الامام احمد بن حنبل لابن الجوزی ص:۴۰ الی ۶۷)

[90] یہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے شاگرد ہیں۔ یوں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے پوتا شاگرد ہوئے۔

[91] جن کی عظیم الشان کتاب "مصنف عبد الرزاق" ہے۔

[92] جو کہ امام الجرح والتعدیل ہیں اور حنفی ہیں۔

[93] امیر المومنین فی الحدیث، صحیح بخاری کے مصنف۔

[94] صحیح مسلم شریف کے مصنف۔

[95] سنن ابو داود کے مصنف۔

مصنفات:[96]

۱:مسند احمد بن حنبل[97] ۲:فضائل الصحابہ ۳:العلل ومعرفۃ الرجال

۴:الزہد ۵:الناسخ والمنسوخ ۶:المناسک

وفات: ۲۴۱ھ میں بغداد میں وصال فرمایا۔

اصول استنباط:[98]

۱: قرآن ۲:سنت ۳:اجماع ۴:فتوی صحابہ ۵:قیاس ۶:استصحاب

۷:مصلحت مرسلہ ۸:سد الزرائع

مشہور کتبِ مذہب

۱:امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتب۔

۲:وہ کتب جس میں امام احمد کے شاگردوں نے ان سے روایت شدہ مسائل لکھے۔ جیسے:

(1)مسائل اسحاق بن منصور کوسج مروزی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۵۱ھ)

(2)مسائل صالح بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۶۶ھ)

(3)مسائل عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (ت:۲۹۰ھ) وغیرہ۔

---

[96] آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب تقریباً تیس ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی کتب دو سو کے قریب ہیں۔ دیکھیں:(المدخل الی مذہب الامام احمد ص:۴۴)

[97] یہ حدیث کا عظیم الشان ذخیرہ ہے جو موسسۃ الرسالہ، بیروت سے ۵۰ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ اس میں ۹۰۴ صحابہ کرام سے 27647 احادیث روایت کی گئی ہیں۔

[98] (ابن حنبل ،حیاتہ و عصرہ لمحمد ابو زہرۃ ص:۲۳۷)و(اصول مذہب الامام احمد للترکی ۳/۴۳۴)

۳:الجامع لعلوم الامام احمد[99] از:ابو بکر احمد بن محمد خلال رحمۃ اللہ علیہ(ت:۳۱۱ھ)

۴:مختصر الخِرَقی[100] از:ابو القاسم عمر بن حسین خِرَقی رحمۃ اللہ علیہ(ت:۳۳۴ھ)

۵:المغنی فی شرح الخرقی[101] از:ابو محمد موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ(ت:۶۲۰ھ)

۶: الفروع از:ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن مفلح رحمۃ اللہ علیہ(ت:۷۶۳ھ)

۷: شرح الزرکشی علی مختصر الخرقی از:شمس الدین محمد بن عبد اللہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ(ت:۷۷۲ھ)

۸:الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف از:علاء الدین علی بن سلیمان مَرداوی رحمۃ اللہ علیہ(ت:۸۸۵ھ)

اصطلاحات متعلق بالائمہ

۱:القاضی (قاضی محمد بن حسین المعروف ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ(ت:۴۵۸ھ)[102]

۲:الشیخ (موفق الدین ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ(ت:۶۲۰ھ)[103]

۳: شیخین (ابن قدامہ حنبلی اور ابو البرکات عبد السلام بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہما(ت:۶۵۲ھ)

۴:الشارح (ابو عمر عبد الرحمٰن بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ(ت:۶۸۲ھ)[104]

۵:الجماعۃ (امام احمد کے سات شاگرد:عبد اللہ وصالح بن احمد بن حنبل، حنبل، ابو بکر مروزی، ابراہیم الحربی، ابو طالب، میمونی رحمۃ اللہ علیہم)[105]

---

[99] فقہ حنبلی میں یہ کتاب جامع ترین کتب میں سے ایک ہے۔

[100] یہ فقہ حنبلی کا پہلا متن شمار ہوتا ہے اور اس پر علمائے حنابلہ نے بہت کام کیا حتیٰ کہ اس کی شروحات کی تعداد تقریباً تین سو(۳۰۰) ہے۔ دیکھیں:(الدر النقی فی شرح الفاظ الخرقی لابن المبرد.ص:۸۷۳)

[101] یہ فقہ حنبلی کی معتبر ترین کتب میں سے ایک ہے

[102] جبکہ متاخرین اس سے مراد قاضی علاء الدین مرداوی(ت:۸۸۵ھ) لیتے ہیں۔(المدخل ص:۲۱۶)

[103] جبکہ متاخرین اس سے مراد ابن تیمیہ(ت:۷۲۸ھ) کو لیتے ہیں۔

[104](تصحیح الفروع للمرداوی ۱/۳۰)

۶:متقدمین (۲۴۱ھ سے ۴۰۳ھ کے علمائے حنابلہ)[106]

۷:متوسطین (۴۰۳ھ سے ۸۸۴ھ کے علمائے حنابلہ)

۸:متاخرین (۸۸۵ھ سے بعد کے علمائے حنابلہ)

اصطلاحات متعلق بالکتب:

۱:الروایۃ (وہ جسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے کسی شاگردنے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہو)

۲:الصریح (وہ جو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے صراحتاً منقول ہو)

۳:التنبیہ (وہ جو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے صراحتاً منقول نہ ہو بلکہ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے مستنبط کیا گیا ہو)

۴:الوجہ (وہ جو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اصول کے مطابق ائمہ مذہب سے منقول ہو)[107]

۵:التخریج (منصوص علیہ مسئلہ کے حکم کو اس کے مشابہ غیر منصوص علیہ مسئلہ میں نقل کرنا)[108]

۶:التوقف (امام یا مجتہد فی المذہب کا دلائل کے تعارض کی وجہ سے کسی مسئلہ کے حکم کو بیان کرنے سے خاموش رہنا)[109]

اصطلاحات متعلق بالترجیح والاختیار:

(الاصح)و(الصحیح)و(الاوجہ)و(اقیس)و(المشھور)و(الاظھر)و(المنصوص)و(الاقویٰ)و(احسن)و(المذہب)و(اختارہ عامۃ الاصحاب)

---

[105](المدخل المفصل ۲/۶۵۷)

[106](المدخل لابن بدران ص:۲۱۶)و(حاشیۃ الروض لابن قاسم۱/۹۳)

[107](المطلع للبعلی ص:۴۶۰)

[108]یہی احناف کے ہاں "قیاس" کہلاتا ہے۔

[109](المسودۃ فی اصول الفقہ ص:۵۲۶)

فہرست

نوٹ: یہ کتاب مختلف کتب سے مدد لے کر لکھی گئی ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی پائیں تو اصلاح فرما کر شکریہ کا موقع فراہم کریں۔

میر محمد احمد ملک عطاری (مدرس ادارہ مصباح القرآن انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن بہاولپور)　　نمبر: 03047320072